نحنُ انصارُ اللہ

Majlis Ansarullah Canada
We are the helpers of Allah

اِس دہر کا ہر پیر و جواں یاد کرے گا
اے فضلِ عمرؓ! تجھ کو جہاں یاد کرے گا

فروری 2025ء، شعبان 1446ھ، تبلیغ 1404ہش
www.nahnuansarullah.ca

Picture source: wallpaperflare.com

نگران
عبدالحمید وڑائچ صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ
سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر
محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران
غلام مصباح بلوچ نائب صدر صفِ دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا
ڈاکٹر حمید احمد مرزا۔ معتز القزق

معاونین،
کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا ، مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا
نثار اے شمس ڈاکٹر محی الدین مرزا، ظفر ندیم، منصور چغتائی، احسن اپل

پیشگوئی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ
”مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انھیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَ الْآخر، مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95-96)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

قال اللہ عزّ وجل 1

قال الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم 2

کلام المہدی علیہ السلام 3

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ 5

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں پیشگوئی
مصلح موعود کی اہمیت و عظمت 6

مبلغین اسلام احمدیت 8

انڈونیشیا والوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح
الثانیؓ کی طرف سے گرانقدر تحفہ 11

خصوصی دعاؤں کی تحریک 13

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت
امسال نئے آنے والے انصار بھائیوں کے ساتھ ایک خصوصی پروگرام 14

زاویۃ العرب 16

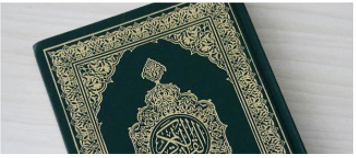

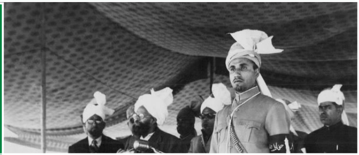

NEW ANSAR
WELCOME
PROGRAM
Majlis Ansārullāh Can

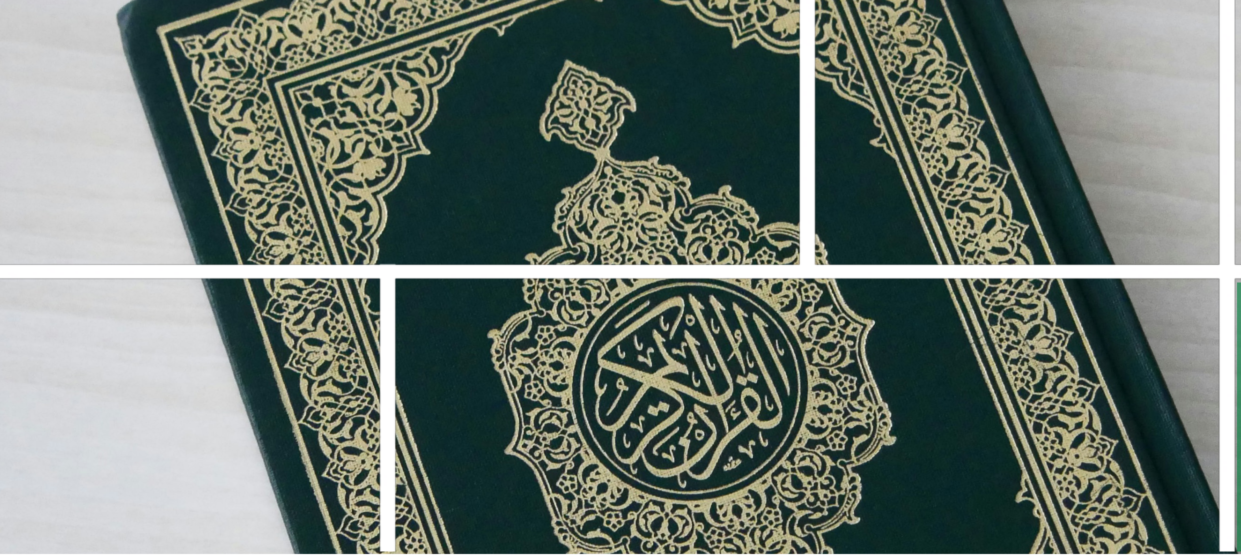

قال اللہ عزّ وجل

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۳ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

(سورۃ الجمعة آیات 3،4)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اسے بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

تفسیر: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ کہہ کر جو خدا تعالیٰ اس جماعت کو صحابہؓ سے ملاتا ہے تو صحابہؓ کا سا اخلاص اور وفاداری اور ارادت ان میں بھی ہونی چاہیے۔ صحابہؓ نے کیا کیا۔ جس طرح پر انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کر لیا یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دے دیں۔ وہ جانتے تھے کہ بیویاں بیوہ ہوں گی۔ بچے یتیم رہ جائیں گے۔ لوگ ہنسی کریں گے مگر انہوں نے اس امر کی ذرا پرواہ نہ کی۔ انہوں نے سب کچھ گوارا کیا مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رکے جو وہ اللہ اور اس کے رسول پر لائے تھے۔ حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔“ (الحکم جلد 6 نمبر 40 مورخہ 10 نومبر 1902 صفحہ 3)

”یہ لوگ جمع بین الصلاتین پر روتے ہیں حالانکہ مسیح کی قسمت میں بہت سے اجتماع رکھتے ہیں کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا یہ بھی میرا ہی نشان تھا اور وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ (التکویر: ۸) بھی میرے ہی لئے ہیں۔ اور آخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ بھی ایک جمع ہی ہے کیونکہ اول اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے اور پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں چنانچہ طبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاک خانوں، تار اور ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا کم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسباب تبلیغ جمع ہو رہے ہیں اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے اخباروں اور رسالوں کا اجراء غرض اس قدر سامان تبلیغ جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی۔ جس کے فرمایا گیا تھا اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ (المائدۃ: ۴) اب اس تکمیل میں دو خوبیاں تھی۔ ایک تکمیل ہدایت، دوسری تکمیل اشاعت ہدایت - تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ وَ آخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے۔“

(الحکم جلد 6 نمبر 43 مورخہ 30 نومبر 1902 صفحہ 201)

Picture source: karwaneramzani.com/.com

قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ”لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ.أَوْ رَجُلٌ.مِنْ هَؤُلاَءِ“.

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ الجمعة باب قَوْلُهُ {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ})

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورۃ الجمعہ کا نزول ہوا {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} (یعنی ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ تین دفعہ یہ سوال پوچھا۔ ہم میں حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمانؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا تو ان لوگوں میں سے کوئی شخص یا اشخاص اس کو واپس لے آئیں گے۔

کلام المہدی علیہ السلام

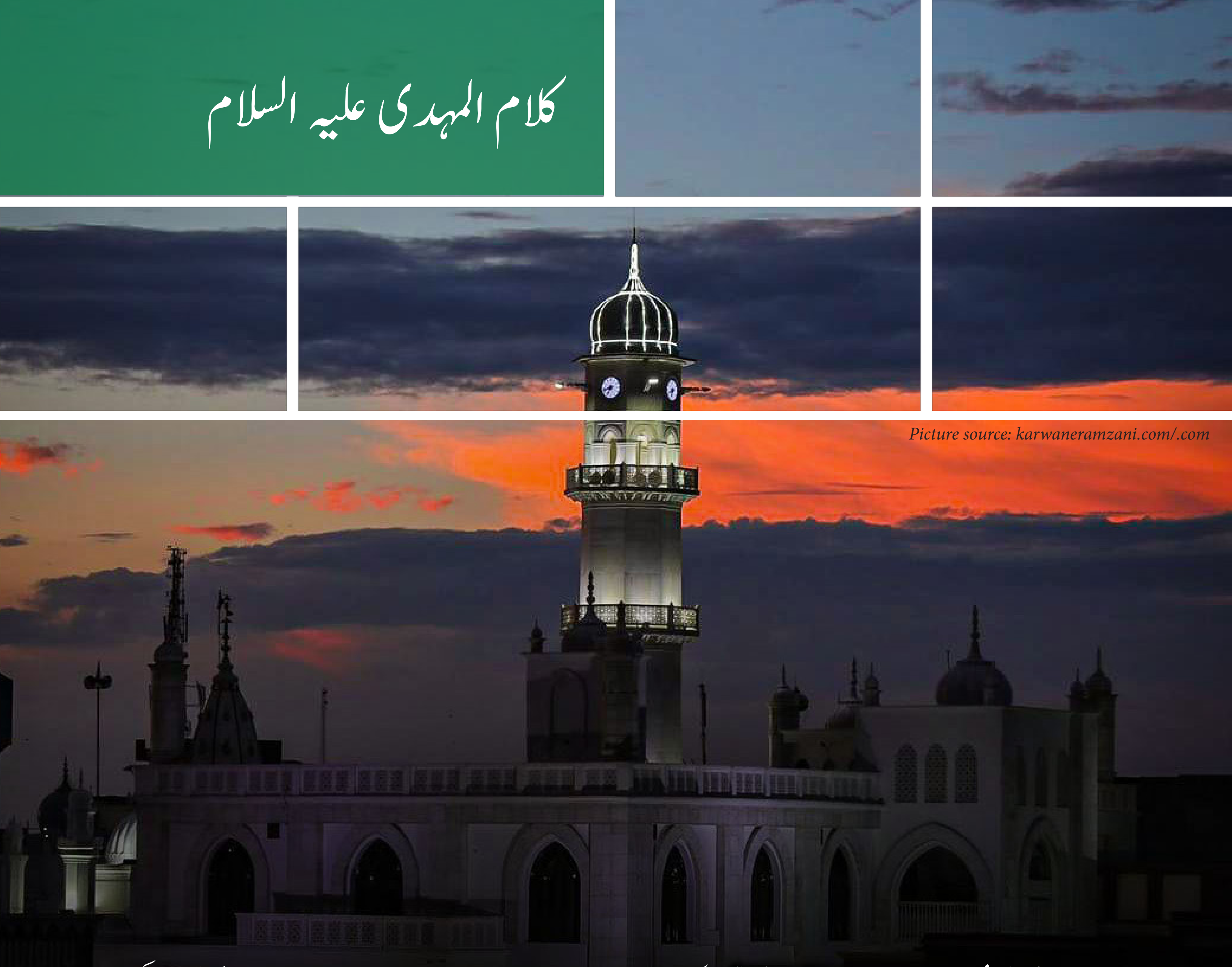

Picture source: karwaneramzani.com/.com

” (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں۔ (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے۔ (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے۔ (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں۔ (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں۔ (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہو گا۔ (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے۔ اور دنیا میں اکثر وہ اور اُن کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا اُن پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائے گا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق والعلا ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ وَتِلْکَ عَشْرَۃٌ کَامِلَۃٌ- دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182،181)

gettyimages
Credit: Carlos Osorio

کلام الامام

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں

”ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 18/ فروری 2011ء)

Picture source: Freepik.com

فارسی منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

> یار کے سوا ہمارا علاج اور کہاں ہے ہماری ہستی کیا اور ہماری کمزور عقل ہی کیا

گر نه گفتے خدا انا الموجود
چوں فتادے جہاں برش بسجود

اگر خدا خود ہی نہ کہتا کہ میں موجود ہوں تو سارا جہاں اس کے سامنے سر بسجود کیوں ہوتا

ایں همه شور ہستیٔ آں یار
که ازو عالم ست عاشق زار

اُس یار کی ہستی کے متعلق اس شور سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا عالم اس کا عاشق زار ہے

خود بینداخت آں خدائے جہاں
نه بشر کرد بر سرش احسان

یہ (شور) بھی رب العالمین نے خود ہی ڈالا ہے نہ کہ آدمی نے اُس پر احسان کیا ہے

اے دریغ اینچه آدمی زادند
کز خدا در خودی بیفتادند

افسوس یہ کیسے انسان ہیں جو خدا کو چھوڑ کر خودی میں پڑ گئے

عقل چوں شد چو فیض وحی نه بود
دیده را از آفتاب ہست وجود

جب وحی کا فیضان ہی نہ تھا تو عقل کہاں سے آ گئی آنکھ کا وجود تو آفتاب کی وجہ سے ہے

او اگر نور خود نه بخشیدے
چشم ما خود بخود چساں دیدے

اگر سورج اپنا نور نہ دیتا تو ہماری آنکھ خود بخود کس طرح دیکھ سکتی

بلبل از فیض گل سخن آموخت
منکر ازوے ہماں که چشم بدوخت

گل کے فیضان سے بلبل نے بات کرنا سیکھی وہی شخص اس بات سے منکر ہو سکتا ہے جو اپنی آنکھیں بند کر لے

همه عالم گواه آلائیش
ابله منکر ز وحی و القائیش

سارا جہان خدا کی نعمتوں کا گواہ ہے لیکن بے وقوف خدا کی وحی اور القا کا منکر ہے

مہر پاکاں بجان خود بنشاں
تا شوی جانِ من ہم از پاکاں

اپنے دل میں پاک لوگوں کی محبت بٹھا تاکہ اے جانِ من تو بھی پاکوں میں داخل ہو جائے

ایں خرد جمله خلق میدارند
ناز کم کُن که چوں تو بسیارند

یہ عقل تو ساری مخلوقات کے پاس ہے اس پر ناز نہ کر کیونکہ تیرے جیسے بہت ہیں

چارهٔ ما بغیر یار کُجا
ما کجائیم و عقل زار کجا

یار کے سوا ہمارا علاج اور کہاں ہے ہماری ہستی کیا اور ہماری کمزور عقل ہی کیا

(درثمین فارسی حصہ اول صفحہ 481، 581)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت

Picture source:Makhzan-e-tasaweer.org

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر ہی اپنی ذات میں اس پیشگوئی کی اہمیت وعظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کا براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت کے اظہار کے لیے غیر مذاہب کو نشان نمائی کی دعوت دینا۔ اس دعوت کے نتیجے میں قادیان کے ہندوؤں کا آپ کو خط لکھنا اور نشان دکھانے کا مطالبہ کرنا۔ آپؑ کا اس طرح اکٹھے ہو کر مطالبہ کرنے پر خوشی کا اظہار کرنا اور نشان نمائی کا وعدہ کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت الحاح اور زاری سے اسلام کی صداقت کے لیے نشان دکھانے کی دعائیں کرنا بلکہ دعا میں انہماک پیدا کرنے کے لیے گھر سے دور ایک اور شہر (ہوشیارپور) میں جا کر اعتکاف کا اہتمام کرنا۔ یہ سب اہتمام اور یہ سب تردّدات ظاہر کرتے ہیں کہ آپؑ کے دل میں اس نشان کی بہت قدر و عظمت تھی۔ دعاؤں کے نتیجے میں اس نشان کا ظہور آپ کے ہاں ایک عظیم الشان بیٹے کی صورت میں الہام ہوا جس کا اعلان حضور علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود میں فرمایا ہے۔ بعد ازاں آپؑ نے بارہا اپنی تحریرات میں اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپؑ اپنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

”سب سے بڑھ کر یہی پیشگوئی ہے۔“ پس یہ فقرہ ظاہر کر رہا ہے کہ اس پیشگوئی کی آپ کے دل میں کس قدر اہمیت تھی۔ پیشگوئی مصلح موعود کے اعلان کے دنوں میں ہی آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور پیشگوئیوں پر مشتمل ایک رسالہ بنام ”سراج منیر“ لکھنے کا ارادہ فرمایا جس میں علاوہ اور پیشگوئیوں کے مولود بیٹے کی پیشگوئی کا ذکر کرنا بھی مقصود تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضور علیہ السلام کے نام ایک خط میں یہ تجویز دی کہ اس موعود بیٹے کی پیشگوئی کو رسالہ سراج منیر میں درج نہ کیا جائے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا: ”اور جو آں مخدوم نے پہلے خط میں ذکر فرمایا تھا کہ پیشگوئی فرزند کو رسالہ میں درج کرنا مناسب نہیں۔ میں نے اب تک آپ کی خدمت میں اس وجہ سے اُس کا جواب نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں میری رائے کو آپ کی رائے سے متفق نہیں کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مجھ کو منجانب اللہ اس بارے میں اعلان و اشاعت کا حکم ہے اور جیسا کہ میرے آقا محسن نے مجھے ارشاد فرمایا ہے میں وہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں۔ مجھے اس سے کچھ کام نہیں کہ دنیوی مصلحت کا کیا تقاضا ہے اور نہ مجھے دنیا کی عزت و ذلّت سے کچھ سروکار ہے اور نہ اس کی کچھ پروا اور نہ اُس کا کچھ اندیشہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جن باتوں کے شائع کرنے کے لئے میں مامور ہوں ہر چند یہ بدظنی سے بھرا ہوا زمانہ اُن کو کیسی ہی تحقیر کی نگاہ سے دیکھے لیکن آنے والا زمانہ اُس سے بہت سا فائدہ اٹھائے گا۔“

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 304,305 نیو ایڈیشن)

مولوی محمد حسین بٹالوی کو شاید یہ امید تھی کہ آپؑ اس کی تجویز مان کر پیشگوئی مصلح موعود کو کتاب میں درج نہیں فرمائیں گے لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کے انکار اور آپؑ کے عزم کو دیکھ کر اور یہ جان کر کہ آپؑ اس پیشگوئی کو نکالنے پر راضی نہیں، مولوی صاحب نے ایک اور خط ارسال کیا اور لکھا کہ ایسی پیشگوئیوں سے اسلام کو نفع نہیں اور مسلمانوں کی ہتک ہو گی۔ اور مولوی صاحب نے اس ہتک سے بچنے کے لیے اس دفعہ یہ مشورہ دیا کہ سراج منیر چھپوانے کا ارادہ ہی فی الوقت چھوڑ دیا جائے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے جواباً فرمایا:

”آپ فرماتے ہیں کہ سراج منیر میں اسی طور کی پیشگوئیاں ہیں تو میری رائے ہے کہ سراجِ منیر کا طبع کرانا موقوف رکھا جائے کیونکہ ایسی کتاب سے مسلمانوں کا کمال ہتک ہو گا۔ اس کی جواب میں عرض کرتا ہوں کہ بیشک سراجِ منیر میں اسی طرح کی پیشگوئیاں ہیں بلکہ سب سے بڑھ کر یہی پیشگوئی ہے مگر دوسرا فقرہ آپ کا کہ ایسی پیشگوئیوں سے مسلمانوں کا کمال ہتک ہو گا، فراست صحیحہ پر مبنی نہیں ہے اور آپ کا یہ قول کہ ”مجھے

صرف یہ خیال ہے کہ مسلمانوں کا زیادہ ہتک نہ ہو اور ان کا مال ناحق برباد نہ ہو۔“ آپ کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ بیٹا پیدا ہونے سے مسلمانوں کا کسی قدر ہتک ہوگیا ہے اور آیندہ سراج منیر کے چھپنے سے اس سے زیادہ ہوگا۔ سو میں کہتا ہوں کہ اگر پیشگوئیوں کا سچائی سے ظہور میں آجانا مسلمانوں کے لئے موجب ہتک ہے تو جس قدر یہ ہتک ہو اتنا ہی تھوڑا ہے۔“

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 308,309 نیو ایڈیشن 2008ء۔ قادیان)

یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ابھی مخالفت کے میدان میں قدم نہیں رکھا تھا اور آپؑ کا مؤید اور معتقد تھا لیکن اس کے اصرار کے باوجود آپؑ نے پیشگوئی مصلح موعود کو رسالہ میں درج کرنے کا ارادہ ترک نہیں کیا بلکہ بلا خوف لومۃ لائم پہلے سے بڑھ کر اس پیشگوئی کے درج کرنے کا عزم صمیم کیا۔ پھر حضور علیہ السلام اپنے اشتہار محررہ 22 مارچ 1886ء میں بعض معترضین کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جاوے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا اور اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے...... اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی.....“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 114,115)

یہ اقتباس بھی آپؑ کے دل میں پیشگوئی مصلح موعود کی شان و شوکت اور اس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر پیشگوئی کی اہمیت کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے کہ کہا جاوے کہ درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس پیشگوئی کی اہمیت و عظمت پر زور ڈالنا جہاں اُس زمانے کے لوگوں کے لیے حجت تھا وہاں آئندہ آنے والے لوگوں کے لیے بھی پیغام تھا کہ کہیں اس پیشگوئی کو معمولی خیال کر کے اس کے مصداق وجود سے روگردانی نہ کر لینا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی پیشگوئی کے مصداق بیٹے کو رحمت ربّانی ”ارسال مرسلین ونبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء“ کا مصداق قرار دیا ہے اور فرمایا ہے ”تا اُن کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔“

(سبز اشتہار، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 463-461 حاشیہ)

یہ بات بھی اس پیشگوئی کی عظمت میں مزید دم ڈال دیتی ہے کہ اس موعود فرزند کی اقتداء میں ہی راہ راست اور نجات کا سامان ہے اور زمانہ گواہ ہے کہ فی الواقع جن لوگوں نے اس فرزند دلبند گرامی ارجمند کی اقتداء کی، وہی راہ راست اور نجات پانے والے ہوئے اور جن شقی لوگوں نے اس سے روگردانی کی وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی نسبت کیا خوب فرمایا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

حضرت مصلح موعودؓ جلسہ مصلح موعود کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے

Picture source:Makhzan-e-tasaweer.org

Picture source: Freepik.com

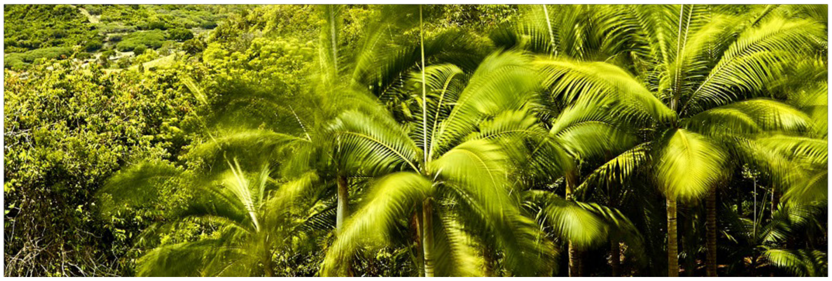

مبلغین اسلام

حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ مبلغ ماریشس

حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ ولد دل محمد صاحب ضلع شیخوپورہ کے گاؤں مچھرالہ کے رہنے والے تھے۔

1881ء میں پیدا ہوئے، بچپن میں ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ حضرت چودھری رستم علی صاحبؓ (وفات: 11/ جنوری 1909ء مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) کی کفالت میں آ گئے جنہوں نے آپ کو تعلیم کے لیے قادیان بھیج دیا۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے علی گڑھ چلے گئے جس کے بعد 1912ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے B.A. کی تعلیم حاصل کی۔ قبل ازیں 1907ء کے آخر میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی تو آپ نے بھی اپنا نام پیش کیا اور لکھا ”میری تمام زندگی خدماتِ دین کے لئے وقف ہے۔“ آپ کی درخواست پر حضرت صاحبؑ نے تحریر فرمایا: ”بی اے کا نتیجہ نکلنے کے بعد اس کام کے واسطے تیار ہو جائیں۔“

(ذکر حبیبؑ از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 115۔ ایڈیشن 2008ء)

بی اے پاس کرنے کے بعد کا احوال بتاتے ہوئے آپ بیان کرتے ہیں:

”1912ء میں مَیں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد میں نے خلیفہ اوّل سے پوچھا کہ قرآن شریف یاد کروں کہ ایم۔اے کا امتحان دوں۔ فرمایا قرآن یاد کرو، ایم۔اے کیا ہوتا ہے! سو میں نے چھ ماہ میں قرآن شریف یاد کیا اور جب میں نے خلیفہ اوّل سے اس کا ذکر کیا، آپ نے سجدہ شکر کیا۔ میں نے خلیفہ اوّل کو لکھا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد کیا تھا کہ میں اپنی زندگی دین کے لئے وقف کرتا ہوں اس لئے مجھے آپ جہاں چاہیں بھیج دیں۔ آپ چونکہ ان کے خلیفہ برحق ہیں۔ اس لئے آپ مجھے تبلیغ کے لئے بھیج دیں۔ آپ کے ارشاد کے ماتحت میں نے پاسپورٹ کی درخواست دی۔ نیروبی والوں نے عربی انگریزی دان قرآن پڑھانے والے کے متعلق درخواست دی تھی۔ حضور خلیفہ اوّل نے فرمایا تھا کہ ایسٹ افریقہ کینیا کالونی کے لئے پاسپورٹ کی درخواست دے دو۔ چنانچہ میں نے درخواست برائے پاسپورٹ دے دی۔ ایسٹ افریقہ کے لئے میرا پاسپورٹ منظور نہ ہوا۔ کیونکہ لڑائی شروع ہو گئی۔ تب میں نے ماریشس کے لئے درخواست دی جو منظور ہو گئی اور حضور خلیفۃ المسیح الاوّل کا وصال ہو گیا۔ دسمبر 1914ء میں میری منظوری پاسپورٹ کی آ گئی اور 20/ فروری 1915ء میں مَیں یہاں قادیان سے روانہ ہوا۔ دہلی سے ہوتا ہوا حیدر آباد حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ اور مفتی محمد صادق صاحب کو ملتا ہوا مدراس سیٹھ عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کو ملا اور وہاں 14/ مارچ 1915ء کو کولمبو پہنچا۔ میں وہاں پونے تین ماہ رہا۔ وہاں احمدیہ ایسوسی ایشن کولمبو قائم کی۔ سیلو آئی لینڈ کولمبو جماعت کا مرکز بن گیا اور میں سب سے پہلا آنریری پریذیڈنٹ مقرر ہوا۔ 6/ جون 1915ء کو روانہ ہوا اور 15/ جون 1915ء کو ماریشس پہنچا۔ پورٹ لوئی (Port Louis) بندرگاہ پر اُترا۔ روز ہل میں مقیم ہوا۔ روز ہل مسجد کے مقدمہ کی سترنشستیں پونے دو سال میں ختم ہوئیں۔ سارے جزیرہ میں احمدیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ ماریشس میں پونے چار لاکھ کی آبادی ہے۔ احمدی مرد و زن صغیر و کبیر چھ اور سات سو کے درمیان ہیں۔ بارہ سال وہاں گزرے۔ 1926ء میں دو ہفتے کے لئے مڈغاسکر گیا۔ وہ ایک بڑا جزیرہ ہے جس میں چار

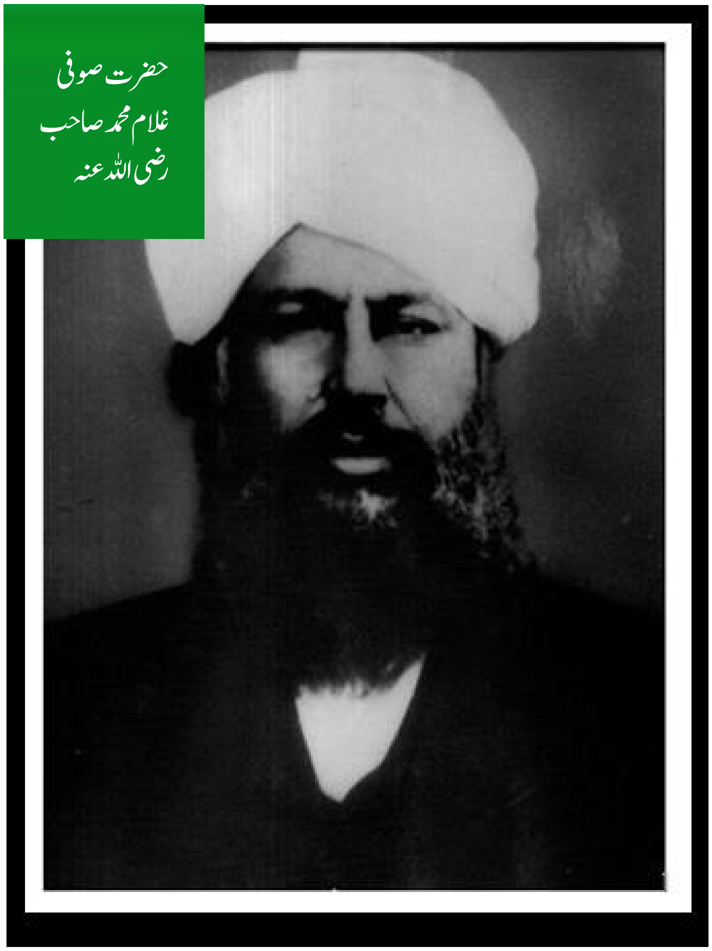

حضرت صوفی
غلام محمد صاحب
رضی اللہ عنہ

سو کے قریب ماریشس سما سکتے ہیں۔ وہ فرانس کے ماتحت ہے۔ ماریشس سے تین دن کا بحری راستہ ہے۔ وہاں تبلیغ کے لئے وسیع میدان ہے.....“

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 7 صفحہ 269)

20/ فروری 1915ء کو جب آپ تبلیغ اسلام کے لیے قادیان سے روانہ ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مع کثیر احباب قریبًا ڈیڑھ میل تک آپ کی مشایعت کے لیے قادیان سے باہر تشریف لے گئے اور خاص دعائیں کرنے کے بعد آپ کو رخصت کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق یہی ملتا ہے کہ آپ مبلغین کرام کو از راہ شفقت دور تک روانہ کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور حضرت صاحبؓ کی اس شفقت کا پہلا اعزاز آپ کے حصہ میں ہی آیا۔ خود آپ نے بھی ماریشس روانگی سے قبل رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے ہیں اور خوش خوش دریافت فرمایا کہ کب روانہ ہوگے؟ (الفضل 25/ فروری 1915ء صفحہ 3) اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل آپ کے ذریعہ ماریشس جیسے دور دراز جزیرہ میں احمدیت کی ایک مضبوط شاخ قائم کر دی۔ اس شاخ کو قائم کرنے میں آپ نے بھی نہایت محنت، محبت اور دعاؤں کے ساتھ کام کیا۔ آپ کی تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں مخالفت کا طوفان بھی اٹھا یہاں تک ہندوستان سے مولوی فضل اللہ نامی ایک دیوبندی مولوی کو بھی بلایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد لوگ حق کو پہچاننے لگے، آپ اپنی ایک ابتدائی رپورٹ میں لکھتے ہیں: ”خدا کے فضل سے ہر جگہ سچائی کا بیج بویا گیا ہے اور تمام جزیرہ احمدیت سے گونج اٹھا ہے اور لوگ حیرت کے سمندر میں غرق ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اس قادیانی مولوی کے ساتھ تمام مسلمان میں یہی تذکرہ اور یہی باتیں جا بجا ہو رہی ہیں۔“ (الفضل 21/ نومبر 1915ء صفحہ 7) اخبار الفضل میں اسی طرح آپ کی متعدد رپورٹیں شائع شدہ ہیں جن سے آپ کی تبلیغی اور تربیتی مساعی کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ ایک جگہ آپ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضمن میں فرماتے ہیں: ”قرآن شریف تو دنیا سے اٹھ گیا تھا اور باقی صرف حرف رہ گئے ہیں، مسیح موعود علیہ السلام پھر دوبارہ جہان میں لائے۔ پس جس نے حضور کو مانا، اسی کو علم قرآن آتا ہے اور جو حضور کو نہیں مانتا اس سے علم قرآن چھین لیا جاتا ہے اور اس کے پاس سوائے قصہ کہانیوں کے کچھ باقی نہیں رہتا، یہی وجہ ہے کہ مولوی لوگ قرآن شریف سے بھاگتے ہیں اور تفسیروں کے قلعوں میں پناہ لیتے ہیں مگر خدائی کلام کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے...“

(الفضل 30/ جنوری 1916ء صفحہ 12)

ماریشس میں ہونے والے ایک مشہور مباحثہ کو آپ نے ”روئیداد مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام“ کے نام سے کتابی شکل میں تالیف کیا۔ محترم مولانا زین العابدین صاحب مولوی فاضل ماریشس اپنے ایک مضمون ”جزیرہ ماریشس میں اسلام و احمدیت“ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جناب صوفی غلام محمد صاحب نے ماریشس میں خدا کے فضل و کرم سے احمدیت کا سکہ بٹھا دیا۔ آپ کو تبلیغ کا ایک جنون تھا، دوست تو دوست غیر بھی صوفی صاحب کی قابلیت کے معترف ہیں۔ جماعت میں وحدت کی روح قائم کرنے کے لیے صوفی صاحب نے کمال دانائی اور حکمت عملی دکھائی۔ جب کبھی دو دوستوں میں باہمی جھگڑا ہو جاتا تو آپ ان کے ملانے کے لیے ہر ایک ممکن کوشش کرتے، آپ ہر ایک سے الگ الگ ملتے اور اُسے سمجھاتے حتیٰ کہ آپ رو پڑتے اور کہتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی وحدت و اتفاق میں فرق نہ پڑنا چاہیے، لوگ اُن کے آنسو دیکھ کر ملنے پر مجبور ہو جاتے۔ اگر کسی شخص کو صوفی صاحب جمعہ یا عید کے موقعہ پر نہ دیکھتے تو فورًا دریافت کرتے کہ بیمار تو نہیں ہیں، جھٹ اُس کے مکان میں پہنچتے اور احوال دریافت کرتے۔ اکثر سفر کرتے اور جماعت میں دورہ کرتے....“

(ریویو آف ریلیجنز اکتوبر 1939ء صفحہ 32)

''ماریشس کی چٹھی'' وغیرہ عنوان سے الفضل میں شائع ہونے والی آپ کی رپورٹس قابل مطالعہ ہیں جو نامساعد حالات میں آپ کی کاوشوں اور سرخرو ہونے کا ایمان افروز اثر رکھتی ہیں۔ آپ کے ماریشس کے قیام کے دوران ہی حضرت حافظ عبید اللہ صاحب ابن حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادیؓ بھی بطور مبلغ ماریشس پہنچے اور آپ کا ہاتھ بٹایا۔ ماریشس میں 12 سال خدمات سرانجام دینے کے بعد آپ مارچ 1927ء میں واپس قادیان آگئے۔ جس طرح محبوب امام نے آپ کو روانہ کرتے وقت قادیان سے باہر تک مشایعت اختیار فرمائی تھی اسی طرح آپ کی مراجعت کے وقت بھی اس محبوب امام نے بنفس نفیس قادیان سے قریبًا دو میل باہر تشریف لا کر ایک بڑے مجمع کے ساتھ آپ کا استقبال فرمایا۔ (الفضل 22/ مارچ 1927ء صفحہ 1)

تاریخ احمدیت ماریشس کے ابتدائی ابواب آپ کے نام سے معنون تو ہیں ہی لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سری لنکا میں احمدیت کو مضبوط کرنے میں بھی آپ کا بڑا کردار ہے اور آپ کا نام اس سرزمین کی احمدیہ تاریخ سے بھی جڑا ہوا ہے۔ اخبار الفضل 13/ مئی 1915ء میں سری لنکا میں تبلیغی کاروائیوں کے ذکر سے بھرپور آپ کے دو خط شائع شدہ ہیں۔ اسی طرح اخبار الفضل 23/ مئی 1915ء صفحہ 6 پر سری لنکا کے شہر Kandy میں آپ کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ درج ہے۔ سری لنکا میں اخبارات کے ذریعہ بھی آپ کے لیکچر وغیرہ کی خبریں شائع ہوتی رہیں، الفضل کے اسی پرچہ میں سری لنکن اخبار Ceylon Independent میں آپ کے لیکچر کی خبر شائع ہونے کا ذکر موجود ہے۔

قادیان واپس آنے کے بعد مئی 1927ء میں آپ کی تقرری مدرسۃ البنات میں ہوئی جہاں تین سال خدمات سرانجام دینے کے بعد 1930ء میں آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تبادلہ ہو کر آگئے جہاں سے یکم اپریل 1937ء میں پنشنیاب ہوئے۔ قادیان میں آپ کی رہائش محلہ دار الرحمت میں تھی جہاں امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ نہایت سادہ، خوش اخلاق، شیریں بیان اور متحمل مزاج بزرگ تھے۔

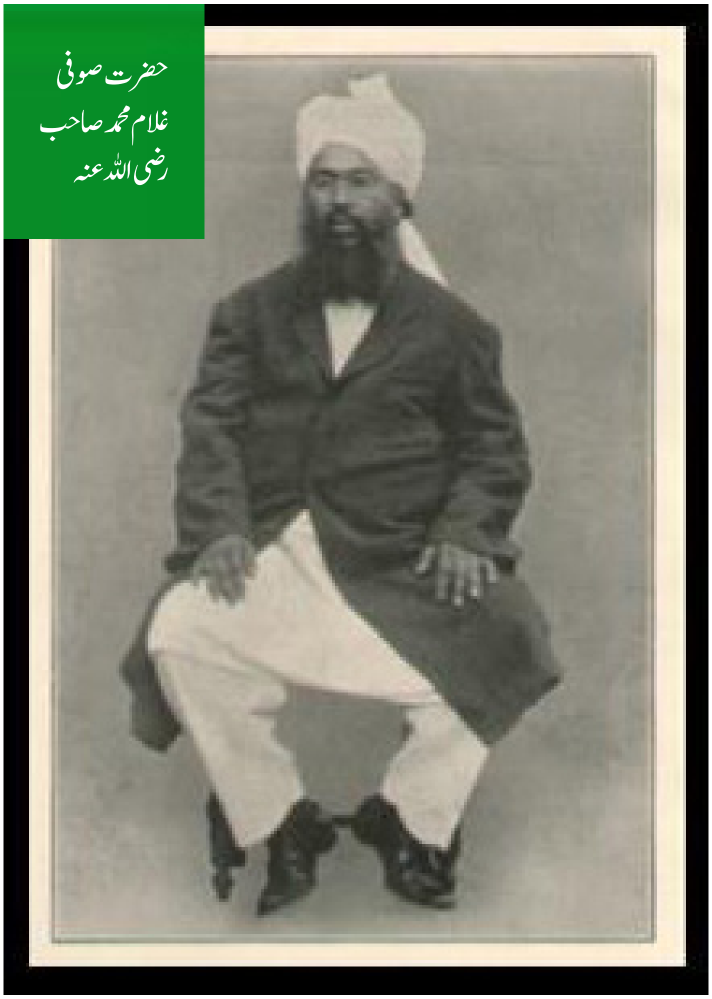
حضرت صوفی
غلام محمد صاحب
رضی اللہ عنہ

آپ نے اکتوبر 1947ء کو وفات پائی، پہلے لاہور کے میانی قبرستان میں دفن کیے گئے بعد ازاں ربوہ بننے کے بعد آپ کی میت بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفنائی گئی۔ آپ کی اہلیہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ بنت حضرت منشی شادی خان سیالکوٹیؓ (جو حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحبؓ کی بیوہ تھیں) بھی نومبر 1917ء میں ماریشس پہنچیں اور احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت میں آپ کا ہاتھ بٹایا۔ ان کی وفات (16/ جنوری 1928ء) کے بعد آپ کی دوسری شادی استانی فاطمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں بیویوں سے اولاد عطا فرمائی۔

ہمارا طریق نرمی ہے

''یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو، اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہووے۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور اُن میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں، نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے، غلام کو وہی کرنا چاہیے جو اُس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرماں برداری میں ہوتا ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 103،104)

Picture source: Freepik.com

انڈونیشیا والوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے گرانقدر تحفہ

صفدر نذیر جاوید گولیکی خادم سلسلہ اورنج ول کینیڈا

خاکسار 2022ء میں انڈونیشیا گیا تو مکرم مولانا معراج الدین صاحب امیر اینڈ مشنری انچارج انڈونیشیا نے مجھے گرانقدر تحفہ حقیقۃ الوحی کے ۸ صفحات کی سکین کاپیاں دو افراد کے ہاتھوں ائرپورٹ پر میری واپسی کے موقعہ پر دیں میں نے کہا اتنا لمبا سفر کر کے آپ آئے یہ مجھے وہیں دے دیتے کہنے لگے نہیں امیر صاحب نے فرمایا تھا کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ تحفہ مکرم لاڈن صاحب کو ریلوے اسٹیشن پر گاڑی پر سوار ہونے سے پہلے بھجوایا تھا اسی سنت کے تحت ہم بھی آپ کو سفر شروع کرنے سے پہلے دینے آئے ہیں خاکسار نے دورہ کے بعد انڈونیشیا میں احمدیت کے 100 سال (1925 تا 2025ء) پر 600 صفحات پر مشتمل لکھا تھا اس مقالہ میں سے ایک بات آپ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گرانقدر تحفہ

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نائب صدر مکرم لاڈن ہدایت صاحب اوائل 1955ء میں مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک ماہ سے زائد عرصہ مقیم رہنے کے بعد جب واپس اپنے وطن جانے لگے تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواہش کی کہ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے لئے کوئی تبرک عنایت فرمایا جائے حضور نے ان کی خواہش کے احترام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی کے مسودہ کا ایک حصہ جو آٹھ صفحات پر مشتمل تھا اپنے پاس سے عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اصل مسودہ کا عکس مرکز میں محفوظ رکھا جائے چنانچہ حضور کی ہدایت کی تعمیل میں اس کے عکس کی تین کاپیاں لی گئیں جو خلافت لائبریری میں محفوظ ہیں اور پھر اصل تبرک دو رومالوں میں لپیٹ کر اور ڈبے میں بند کر کے چناب ایکسپریس کی روانگی سے قبل 3 فروری 1955ء کو مکرم لاڈن ہدایت صاحب کے سپرد کر دیا گیا اس تبرک کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو ایک خط لکھا جس کی نقل درج کی جاتی ہے

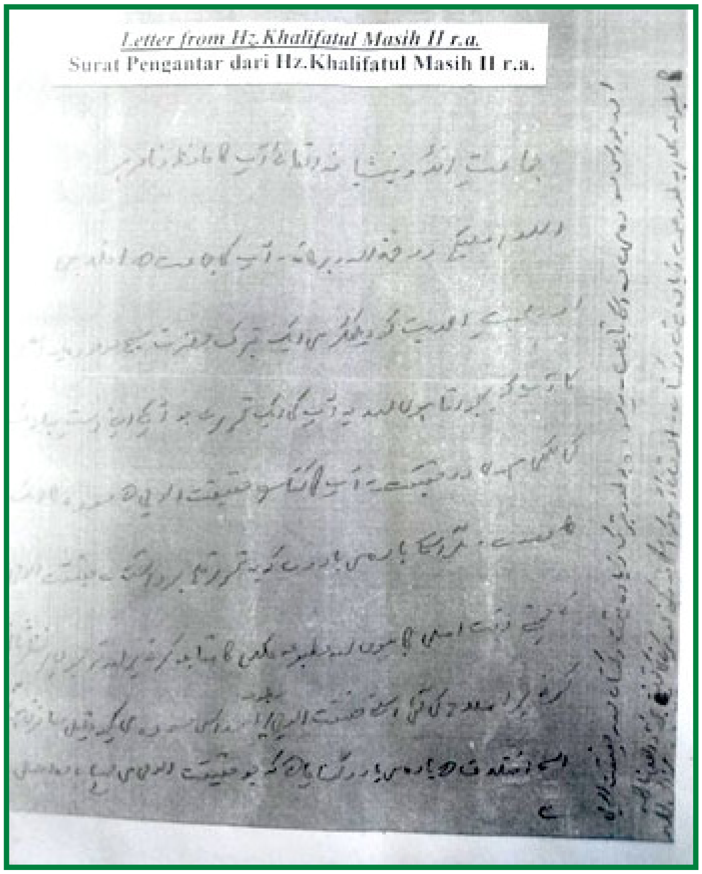

Letter from Hz.Khalifatul Masih II r.a.
Surat Pengantar dari Hz.Khalifatul Masih II r.a.

جماعت احمدیہ انڈونیشیا خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی جماعت کے اخلاص و محبت احمدیت کے خطاب میں ہی دیکھ کر میں ایک تبرک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا آپ کو بھجواتا ہوں یہ آپ کی ایک تحریر ہے جو آپ کے اپنے دست مبارک کی لکھی ہوئی ہے درحقیقت یہ آپ کی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ کے مسودہ کا ایک حصہ ہے مگر اس کے بارے میں یاد رہے کہ یہ تحریر قلم برداشتہ ہے۔ حقیقۃ الوحی کے چھپتے وقت اصل کاپیوں اور مطبوعہ کلام کا مقابلہ کرنے پر اور ترجموں پر نظر ثانی کرنے پر اصلاح کی گئی اس لئے حقیقۃ الوحی مطبوعہ اور اس مسودہ میں کچھ قلیل سا فرق ہوگیا ہے ایسے اختلاف کے بارہ میں یاد رکھنا چاہیے کہ جو حقیقۃ الوحی میں چھپا ہے وہ اصل ہے اور جو اس مسودہ میں ہے وہ اس کے تابع ہے یہ مسودہ مطبوعہ تبرک زیادہ قیمت رکھتا ہے اور حقیقۃ الوحی کا مطبوعہ کلام بطور صحت زیادہ قیمت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی قدر سمجھنے اور کرنے کی توفیق بخشے

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد 3-2-55 (الفضل 22 دسمبر 1960)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس تبرک کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 20 جنوری 1956ء میں فرماتے ہیں:۔

”پچھلے دنوں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلا کی ایک پرانی تحریر ملی تھی۔ میں نے وہ تحریر انڈونیشیا بھیج دی ہے تا اسد امانت کو وہاں محفوظ رکھا جائے اور اس سے وہاں جماعت برکت حاصل کرے۔ مگر الہام میں کپڑوں کا ذکر ذکر ہے یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا تھا ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“ اس لئے چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کپڑوں کو ایسی جگہ بھجوا دیں جہاں کیڑا نہیں لگتا تا کہ زیادہ لمبے عرصہ تک محفوظ رہیں“ (خطبات محمود جلد 37 ص 31)

حقیقۃ الوحی کے اصل صفحات کا عکس

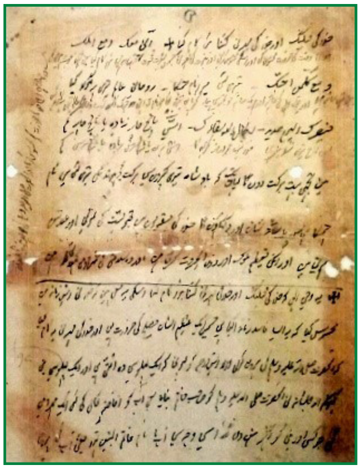

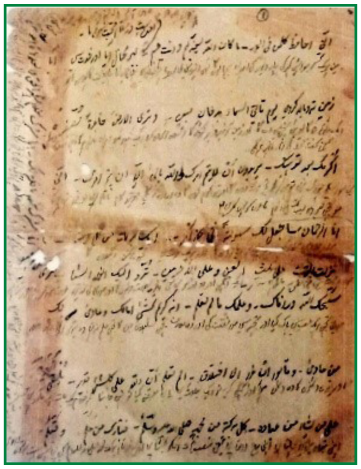

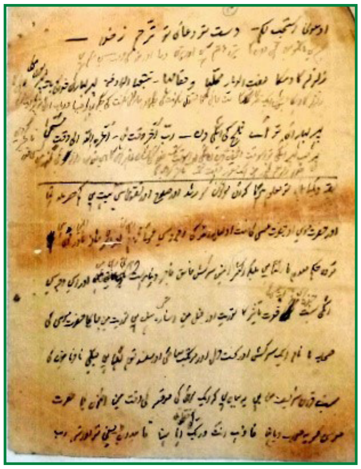

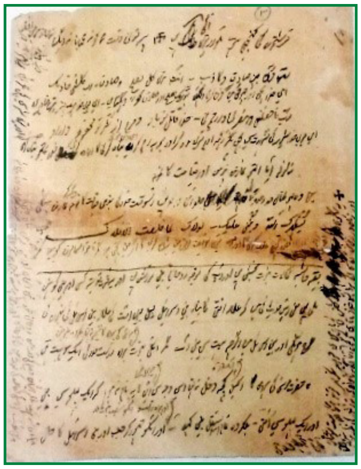

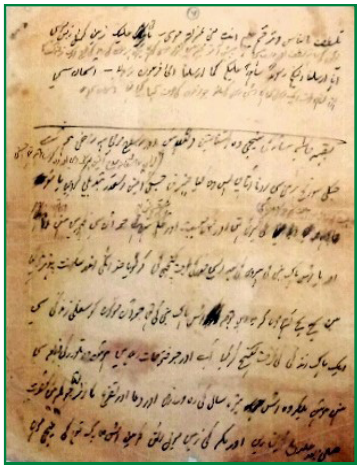

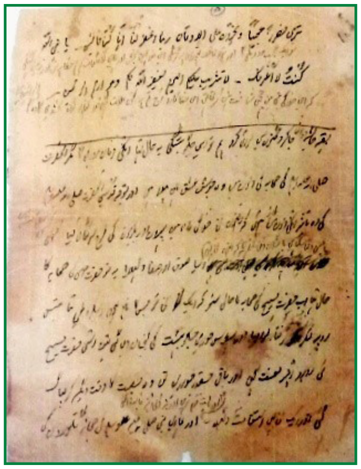

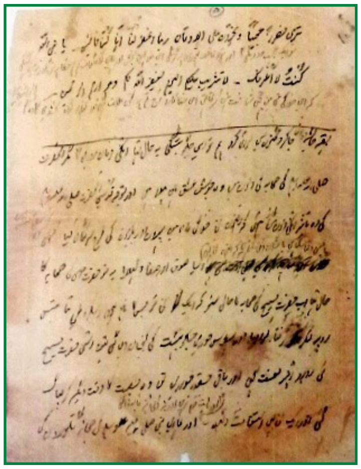

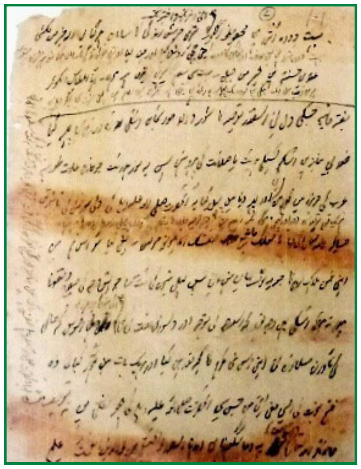

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر1: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں

چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر 2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر 3: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورد اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت امسال نئے آنے والے انصار بھائیوں کے ساتھ ایک خصوصی پروگرام

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کینیڈا کو پچھلے چند سالوں سے مجلس خدام الاحمدیہ سے مجلس انصار اللہ میں داخل ہونے والے نئے انصار ممبران کے ساتھ " Welcome to Ansarullah " پروگرام منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امسال بھی مجلس انصار اللہ کینیڈا کو یہ پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ پروگرام مورخہ 29/دسمبر 2024ء بروز اتوار بیت الحمد مسی ساگا میں منعقد ہوا جس میں جی ٹی اے (ٹورنٹو اور اس کے قریبی) ریجنز میں رہنے والے انصار ممبران شامل ہوئے۔ ماہ دسمبر کے آغاز میں کینیڈا بھر میں رہنے والے نئے انصار ممبران کو بذریعہ ای میل خوش آمدید کا پیغام بھیجا گیا اور ساتھ ہی مجلس انصار اللہ کے متعلق آٹھ صفحاتی تعارف بھی منسلک کیا گیا۔ جی ٹی اے ریجنز کے نو آمدہ انصار بھائیوں کو پروگرام میں شمولیت کی دعوت بھی ساتھ ہی دی گئی۔ بعد ازاں مکرم فاروق شہزاد صاحب قائد وقف جدید کی نگرانی میں بذریعہ فون اطلاعات دینے کے لیے ٹیمیں بنائی گئیں جنہوں نے ہر ناصر کو فون کر کے پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ موسم سرما کی تعطیلات ہونے کی وجہ سے بعض انصار بھائیوں نے معذرت بھی کی۔ بہرحال 45 انصار نے آن لائن اپنے آپ کو رجسٹر کیا۔ نئے انصار کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ، جی ٹی اے کے تمام ناظمین اعلیٰ اور نائب ناظمین اعلیٰ صف دوم بھی اس پروگرام میں مدعو تھے۔

مورخہ 29/دسمبر کو نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد محترم عبد الحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد خاکسار نے مجلس انصار اللہ صف دوم کا تعارف پیش کیا جس کے بعد مختصراً مجلس انصار اللہ کی تاریخ اور تعارف بھی پیش کیا۔ اس کے بعد قیادت تعلیم، قیادت ایثار اور قیادت ذہانت و صحت جسمانی کی طرف سے تیار کردہ اپنے شعبوں کی

WE ARE HELPERS OF ALLAH
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ
MAJLIS ANṢĀRULLĀH CANADA
NEW ANSAR WELCOME PROGRAM
MAJLIS ANṢĀRULLĀH CANADA
Majlis Anṣārullāh Canada

WE ARE HELPERS OF ALLAH
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ
MAJLIS ANṢĀRULLĀH CANADA
NEW ANSAR WELCOME PROGRAM
MAJLIS ANṢĀRULLĀH CANADA
Majlis Anṣārullāh Ca

کارگزاری کے متعلق مختصر وڈیوز چلائی گئیں۔ پھر محترم صدر صاحب نے نئے آنے والے انصار بھائیوں کو باری باری کھڑا ہوکر اپنا تعارف کرانے کو فرمایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے تقریر فرمائی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ممبران مجلس انصار اللہ کو تعلق باللہ میں بڑھنے کی یاد دہانی فرمائی۔ نئے آنے والے انصار بھائیوں کو بتایا کہ خدام الاحمدیہ کے عہد میں آپ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد کرتے تھے اب مجلس انصار اللہ کے عہد میں مزید ذمہ داری آپ دیکھیں گے جب عہد کریں گے کہ ”میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا“ پس اب اپنے نفس کے علاوہ اولاد کی تربیت کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے اس کی ادائیگی کے لیے تہجد کی عادت، خلیفہ وقت کے خطبات سننے اور خلافت کے ساتھ کامل وابستگی اختیار کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس پروگرام میں نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین نے متعلقہ ڈیوٹیاں ادا کیں۔ خاص طور پر مکرم ثناء اللہ خان صاحب نائب صدر، مکرم داؤد اجمل صاحب زعیم اعلیٰ پیس ولیج مقامی اور مکرم میاں نعیم احمد صاحب معاون صدر اور ان کی ٹیم (مبشر احمد صاحب اور سعید احمد چٹھہ صاحب) کا خاص تعاون رہا، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا)

WE ARE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSĀRULLĀH CANADA
MAJLIS ANSARULLAH
SAF DOM

Picture source: Freepik.com

زاوية العرب

آية قرآنية عن ظهور الاسلام على باقي الأديان

هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصف:10)

حديث شريف عن الزواج والذرية الصالحة للمسيح الموعود عليه السلام

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ”يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُولَدُ لَهُ“.

(مشكاة المصابيح، باب نزول عيسى عليه السلام)

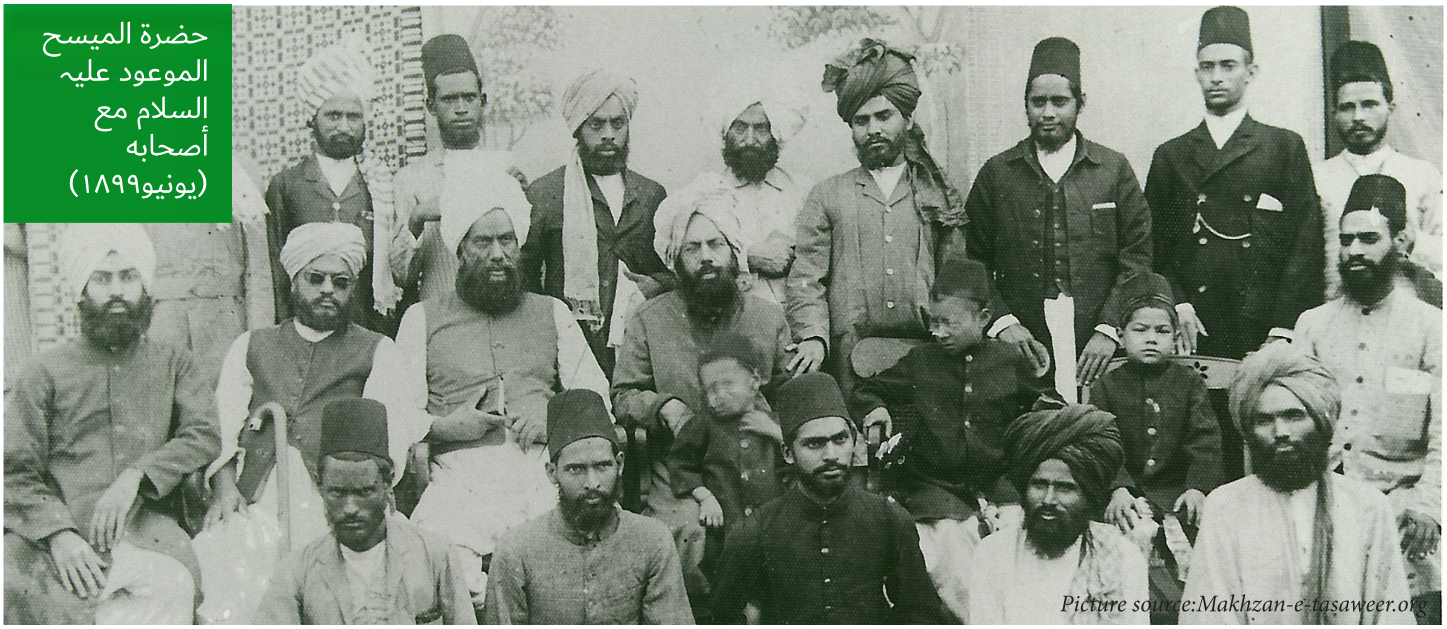

حضرة المسيح الموعود عليه السلام مع أصحابه (يونيو١٨٩٩)

Picture source:Makhzan-e-tasaweer.org

من كلام الامام عليه السلام "معنى حديث يتزوج ويولد له، ويدفن معي في قبري"

"قد اخبر رسول الله ﷺ ان المسيح الموعود يتزوّج ويولد له. ففي هذا اشارة الى ان الله يعطيه ولدًا صالحًا يشابه اباه ولا يأباه، ويكون من عباد الله المكرمين. والسر في ذلك ان الله لا يبشر الأنبياء والأولياء بذريةٍ الا اذا قدر توليد الصالحين. وهذه هي البشارة التي قد بُشرت بها من سنين ومن قبل هذه الدعوى، ليُعرفني الله بهذا العلم في اعين الذين يستشرفون وكانوا للمسيح كالمجلوذين.

واما دفن المسيح في قبر رسول الله ﷺ كما جاء في الحديث فهذا سرّ معكوم ورمز مختوم، لا يعرفه الا الذين يعلّمون من ربهم من الملهمين المعزّزين. وحقيقته ان الله تعالى قد جعل قبر نبيه ﷺ مقرونا بالجنة، فهما صِنوانِ من شجرة نور الحق، لا ينفك احدهما من الآخر، وقِرابانِ للمعاتٍ مخفيةٍ واصلة الى الواصلين. وقد جرت عادة الله تعالى انه يُدني قبر رسول الله ﷺ من المؤمن المتوفى كما يدني الجنة رزقًا منه وهو خير الرازقين. فاذا مات عبد له قرب ومصافاة بالله تعالى فيُدنى من قبر رسول الله ﷺ ومن الجنة بقدر هذا القرب والمصافاة في الدين. فالذي هو اشد قربًا ومصافاةً هو اشد قربا بقبر رسول الله، كأنه داخل فيه وضجيع خاتم النبيين. فخُذْ هذه التمرةَ، واياك والجمرة، واعلم ان المسيح قد اُنزل على هذه الأرض كما

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مزرا بشير الدين محمود احمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسٰى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ (٣٧) وَقَالَ مُوسٰى رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (٣٨) (القصص 83-73)

التفسير:

اي لما جاء موسٰى فرعونَ وملأه بآياتنا البينات اعتبروها سحرًا عوضًا عن ان ينتفعوا منها. علمًا ان السحر يطلق في اللغة على "كلّ ما دقّ ولطُف مأخذه، وعلى اخراج الباطل في صورة الحق، وعلى الغش والخداع، يقال سحره: خدَعه (الأقرب). فالمراد من قول فرعون: {مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى} ان ما يقول لكم موسٰى انما هو خداع عظيم، او انه باطل يُقدَّم في صورة الحق، او انه مكر يمكره لاغوائكم.

ولما كان من الوارد ان يتساءل القوم: مِن اين تعلم موسٰى هذا المكر، فقال فرعون: {سِحْرٌ مُفْتَرًى} ... اي قد اختلق موسٰى هذا السحر من عنده، فادعاؤه ان هذه آيات من عند الله مجرد فرية اختلقها ليضل الناس عن دينهم.

ثم استعمل فرعون سلاحًا آخر لاثارة القوم ضد موسٰى فقال: وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ..

اي لقد كان آباؤنا اذكياء وحكماء ولكن هذا يظن انه اذكى من آبائنا الذين ضربوا اروع الأمثلة لحكمتهم وذكائهم، ويريد ان يوجهنا الى طريق غير طريق اسلافنا، واذا كان ما يدعونا اليه حقًّا لعُدَّ آباؤنا اغبياء جهلاء اذ لم يستطيعوا ان يروا النور الذي رآه موسٰى. وقد استعمل فرعون لاثارة الناس ضد موسٰى نفس السلاح الذي لم يزل اعداء الحق على مر العصور يستعملونه لاثارة القوم ضد انبيائهم.

وانظر الى روعة جواب موسٰى عليه السلام اذ قال: رَبِّيٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُونُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِاِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ... لقد اتهمتموني بالافتراء على اللّٰه تعالى، مع انه حري بكم ان تفكروا بأني ادعي مرة بعد اخرى بأني من عند اللّٰه تعالى، افليس اللّٰه بكاف ان يُعاقبني على افترائي؟ ترون ان الحكومات الدنيوية ايضًا لا تسكت على الافتراء والتزوير، فمثلاً اذا خدع احد النّاس بادعائه زورًا بأنه موظف حكومي القت الحكومة القبض عليه وزجّته في السجن، فكيف يمكن ان يتركني اللّٰه تعالى بدون عقاب وهو يعلم انني افتري عليه؟ كلا، بل ان اللّٰه اعلم بمن جاء بالهدى من عنده وهو الأعلم من يكون له الفتح والغلبة في نهاية المطاف. فاتركوا امري في يد اللّٰه ليحكم بنفسه ولا تتهموني بالكذب والافتراء عليه تعالى، فلو كنت مفتريًا عليه فسيقطع بيده عنقي فأرى مصيرًا كمصير جميع المفترين في العصور كلها. اما اذا كنت من عند اللّٰه تعالى الذي قد بشرني بالنجاح والغلبة، فيمكن ان تقدروا زخم الجريمة التي ترتكبونها باتهامي بالافتراء..

والحق ان ما قاله موسٰى عليه السلام هنا يماثل ما قاله المسيح الموعود عليه السلام مخاطبًا المعارضين حيث كتب ما تعريبه:

"الدنيا لا تعرفني، ولكن الذي بعثني يعرفني. انه لخطوٴهم الفاحش وشقاوتهم الشديدة انهم يريدون ابادتي. انني ذلك الغراس الذي غرسه المالك الحقيقي بيده. فمن يريد قطعي فانما يريد ان ينال نصيبًا من مصير قارون ويهوذا الأسخريوطي وابي جهل." (ضميمة تحفة جولروية (اردو)، الخزائن الروحانية ج 17 ص 400-399)

ثم قال موسٰى عليه السلام: اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ... اي ان الدليل على صدقي ان اللّٰه تعالى سيكتب لي النجاح والغلبة، واما انتم فسيحل بكم العذاب من جراء الظلم الذي ارتكبتموه باتهامي بأني افتري على اللّٰه تعالى.

ويراد بلفظ {الظالمون} من يفتري على اللّٰه تعالى، كما يراد به ايضًا من يُكذِّب المدعي الصادق المبعوث من عند اللّٰه تعالى، حيث قال اللّٰه تعالى في موضع آخر: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهٗ (العنكبوت:96)..اي ان اظلم الناس شخصان: احدهما من يفتري على اللّٰه تعالى، وثانيهما من يُكذِّب النبي الصادق. اذًا، فان موسٰى عليه السلام قد حذر فرعون بقوله: اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ اي اذا كان الافتراء جريمةً لا تُغتفر، فان تكذيب المدعي الصادق ايضًا ظلم عظيم، فلا تفرحوا بكيل السباب والشتائم لي، بل فكِّروا في مصيركم، فلربما قد اصبحتم بتكذيب نبي صادق من الظالمين.

القصيدة من حضرة المسيح الموعود عليه السلام

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ   وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ
وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْ اَمَامَ الْوَابِلِ   فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانِ

سيكون ممتلئًا بالعلوم الظاهرة والباطنة

"ان كتب ومحاضرات وخُطب حضرة المصلح الموعود رضي الله عنه تطبع في مجموعة بعنوان "انوار العلوم". وقد طُبعتْ منها حتى الآن مجلداتٌ عديدة، ويجب على الملمين باللغة الأردية ان يطالعوها. والعديد من هذه الكتب تترجم الى الانجليزية. لقد طُبِعتْ حتى الآن من مجموعة "انوار العلوم" ستةٌ وعشرين مجلدًا، وهي تحتوي على ستمئة وسبعين كتابا او محاضرة او خطابا. كما طبعتْ حتى اليوم تسعة وثلاثين مجلدا من سلسلة خُطب المصلح الموعود رضى الله عنه، بعنوان "خطبات محمود"، وهي تحوي الخطب التي القاها حتى عام 1959، وهذه المجلدات تشتمل على 2367 خطبة. ثم هنالك التفسير الصغير للقرآن الكريم في 1071 صفحة. ثم التفسير الكبير للقرآن الكريم الذي طبع في عشرة مجلدات، وهي 5907 صفحة. وهناك تفسير لحضرة المصلح الموعود رضى الله عنه من دروسه القرآنية وهو غير مطبوع، وقد قامت "خلية البحث" بكتابته وتسليمه الى مؤسسة "فضل عمر"، وهذا التفسير يغطي 3094 صفحة. وقد امرتُ خلية البحث ان يجمعوا من كتابات واقوال تفسير المصلح الموعود رضى الله عنه للقرآن الكريم، فقاموا بجمع ما يساوي 9 آلاف صفحة حتى الآن، والعمل جار على هذا المشروع. هذه لمحة موجزة عن جانب من انجازات المصلح الموعود رضى الله عنه. وهناك لمحة عن انجازاته رضي الله عنه قد ذكرها حضرة الخليفة الثالث رحمه الله في عهد خلافته في احدى خطبه، واقرا عليكم مقتبسًا منه. يقول الخليفة الثالث رحمه الله:

لقد قال الله تعالى عن المصلح الموعود انه سيكون ممتلئًا بالعلوم الظاهرة والباطنة، وكنتُ قد جمعتُ تفاصيلَ كثيرة بهذا الشأن، ولكني لا استطيع في هذا الوقت الا تقديمَ موجزٍ اعددته لهذا الغرض، وهو كالآتي:

فأولاً هناك التفسير الكبير لحضرته، وهو تفسير رائع جدا بحيث ان كل من قرا جزءا منه فلا بد له من الاقرار انه لو وُلد شخصٌ من المقربين الى الله تعالى، ونشر هذا الجزء من ملاحظاته التفسيرية، لكفاه ذلك لأن يعدّه العالَمُ من اكبر المقربين الى الله تعالى. ولكن ليس هذا كل ما في الأمر بل الّف حضرته رضى الله عنه عدة كتب حول القرآن الكريم وارى انه قد كَتبَ من ثمانيةٍ الى عشرةٍ آلاف صفحة في تفسير القرآن وحده، ويحتوي هذا التفسيرُ على عشرة مجلدات.

لقد الف الخليفة الثاني رضى الله عنه عشرة كتب او كتيبات في علم الكلام، وواحداً وثلاثين كتابًا او كتيبًا في الروحانيات والأخلاق والمعتقدات الاسلامية، وثلاثة عشر كتابًا او كتيبًا في السيرة والسوانح، واربعة كتبٍ او كتيبات في التاريخ، وثلاثة كتب او كتيبات في الفقه، وخمسة وعشرين كتابًا او كتيبًا في الأمور السياسية المتعلقة بالأوضاع ما قبل انقسام الهند، وتسعة كتب او كتيبات تتعلق بالسياسة ما بعد انقسام الهند، وخمسة عشر كتابا او كتيبًا في سياسة كشمير، وتسعمئة كتابٍ او كُتيّبٍ في القضايا الخاصة بالجماعة الاسلامية الأحمدية ومشاريعها. يصل عدد هذه الكتب والكتيبات الى 225 كتابا.

اقول: يمكن الا تكون المعلومات الكاملة مهيأة حينذاك، اما الآن فهناك معلومات اكثر، كما قلت من قبل. على اية حال، يتابع الخليفة الثالث رحمه الله قائلا:

لقد قيل عن حضرته رضى الله عنه في النبوءة انه سيُملأ بعلوم ظاهرة وباطنة، فلو القينا نظرة على اعماله العلمية لوجدنا فيها علوما ظاهرة وعلوما باطنة ايضا. والعجيب في الأمر انه كلما الّف حضرته رضى الله عنه كتابًا او كتيبًا قال كل مَن قراه بأنه لا يسع احدًا الكتابة حول هذا الموضوع افضل مما كتبه حضرته. ولما بدا حضرته يبدي آراءه ومشوراته القيادية في مجال السياسة لم يسع كبار المعارضين ايضا الا الاعتراف بجدارته وحنكته في هذه العلوم.

باختصار، موضوع امتلاء حضرته بالعلوم الظاهرة والباطنة طويل، ولا يسعنا ذكر جزء واحد من مئة الف جزء لهذا الموضوع، كما يقول سيدنا الخليفة الثالث رحمه الله.

لذا فقد قدمت لكم نبذة وجيزة فقط، وانهي كلامي هنا حول هذا الموضوع وادعو: انزل الله تعالى على سيدنا المصلح الموعود رضى الله عنه آلاف الرحمات ورفعَ درجاته باستمرار، ووفقنا ان نخلق في انفسنا حرقةً مثلَ هذا الابن الموعود للمسيح الموعود عليه السلام لنشر الاسلام، ونكونَ جاهزين دائما لخدمته ونكون من الذين يخدمون الاسلام، والا نكون من الذين قال حضرته رضى الله عنه في شطر من شِعره عنهم ما تعريبه: يجب الا تسوء سمعة هذه الجماعة في زمنكم. فندعو الله تعالى الا نكون سببا لتشويه سمعة الجماعة، بل نظل نتقدم دائما في مجال خدمة الاسلام”. (مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا امير المؤمنين ايده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود عليه السلام في 2020/2/12)

معلومات عن المصلح الموعود رضي الله عنه

(معتز القزق، استاذ الجامعة الأحمدية - كندا)

الابن الموعود للمسيح الموعود عليه السلام، هو الخليفة الثاني، حضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود احمد (رضي الله عنه).

نشأ وترعرع على حب الله ورسوله وعلى القرآن وحب الاسلام، نشأ في بيت المسيح الموعود عليه السلام وتربى على يديه، وحين كان جالسا على فراش ابيه الذي يستقبل وجه ربه في السادس والعشرين من شهر ايار (مايو) لعام 1908م، وهو بعمر التسعة عشر، قال متعهدا لوالده:

”حتى لو تركك كل الناس سأبقى بجانبك واواجه كل المعادين، واكرس وقتي وانكب على اكمال الرسالة”. وفعلا كان كما قال، حيث خدم الاسلام خدمات جليلة.

وبذلك تحققت نبوءة الرسول الكريم محمد المصطفى (صلى الله عليه وسلم) عن المهدي: ”يتزوج ويولد له“، الذي يكون ثمرة هذا الزواج اولادا من الله تعالى بعناية خاصة، يكونون له عونا في حمل تلك المهمة المكلف بها.

ولد الخليفة الثاني حضرة مرزا بشير الدين محمود احمد في قاديان في الثاني عشر من كانون الثاني (يناير) عام 1889م حسب بشارات تلقاها حضرة والده قبل ولادته.

ودام عهد خلافته المبارك منذ عام 1914م حتى عام 1965م. قاد حضرته الجماعة الاسلامية الأحمدية واتخذ خطوات واسعة منها:

نشر الاسلام:

حيث اسس نظاما محكما لنشر تعاليم الاسلام داخل البلاد وخارجها وابدى رغبته بوجود رجال يتقنون لغات متعددة من اجل سهولة

نشر الاسلام، ولذلك الهدف اسس هيئة دعوة التبليغ في العام 1919م، والمدرسة الاسلامية الأحمدية، ومن خلالهما سعى لتأمين بعثات تبشيرية اسلامية مما ادى الى افتتاح مراكز تبشيرية في 46 بلدا اسلاميا في ذلك الوقت.

الاهتمام بالقرآن:

ركز حضرته على الفهم القرآني واهتم بنشر علوم القرآن ومعارفه، وقد صرح في كتاب (التفسير الكبير – المجلد السادس 6 الصفحة 483) بأن معظم العلوم والحقائق القرآنية قد احاط بها عن طريق الالهام وان الله تعالى وهبه روحا معرفية وموسوعية وفهما عميقا للقرآن الكريم وموهبة الاقناع، وقد تحدى الكثيرين في ذلك الا ان احداً لم يستطع ان يقف امامه. كما اهتم بترجمة وطباعة معاني القرآن الكريم في عدة لغات عالمية حتى يتزود الذين لا يعرفون العربية بحكمة وعظمة هذا الكتاب السماوي.

انشاء المساجد في البلدان الغربية:

في عهد حضرته بنيت العديد من المساجد في العديد من البلدان.

تأسيس نظام محكم للجماعة:

ومن ذلك انشاء هيئات مستقلة في الجماعة، وهي: هيئة انصار الله للرجال، وهيئة خدام الأحمدية للشباب، وهيئة اطفال الأحمدية للذكور، وهيئة للجنة اماء الله للسيدات، وهيئة ناصرات الأحمدية للفتيات.

تعبئة الجماعة من اجل التضحيات:

نظم الهيكل المالي للجماعة وشجع على المساهمة والتبرعات لخدمة الاسلام، ومن ذلك انه انشأ:

صندوق التحريك الجديد:

الذي كان له الفضل الأكبر في ارسال البعثات التبشيرية في بلاد بعيدة وتمويلها بالشكل الذي تستطيع فيه تأسيس المساجد والمستشفيات والمدارس.

صندوق الوقف الجديد:

وهدفه ارسال المعلمين والمبشرين بعد اعدادهم اعدادا روحيا وعلميا الى مناطق متعددة داخل وخارج الهند.

كان حضرته حازماً حليماً، قائداً جريئاً، خطيباً بليغاً، ومفسراً مبدعا، وتحت قيادته انتشرت الجماعة الاسلامية الأحمدية في مختلف بقاع العالم بسرعة فائقة. بقي حضرته في منصب الخلافة حوالي اثنتين وخمسين سنة كانت حافلة بجلائل الأعمال. وقد لقي ربه في 8 تشرين الثاني (نوفمبر) من عام 1965م.

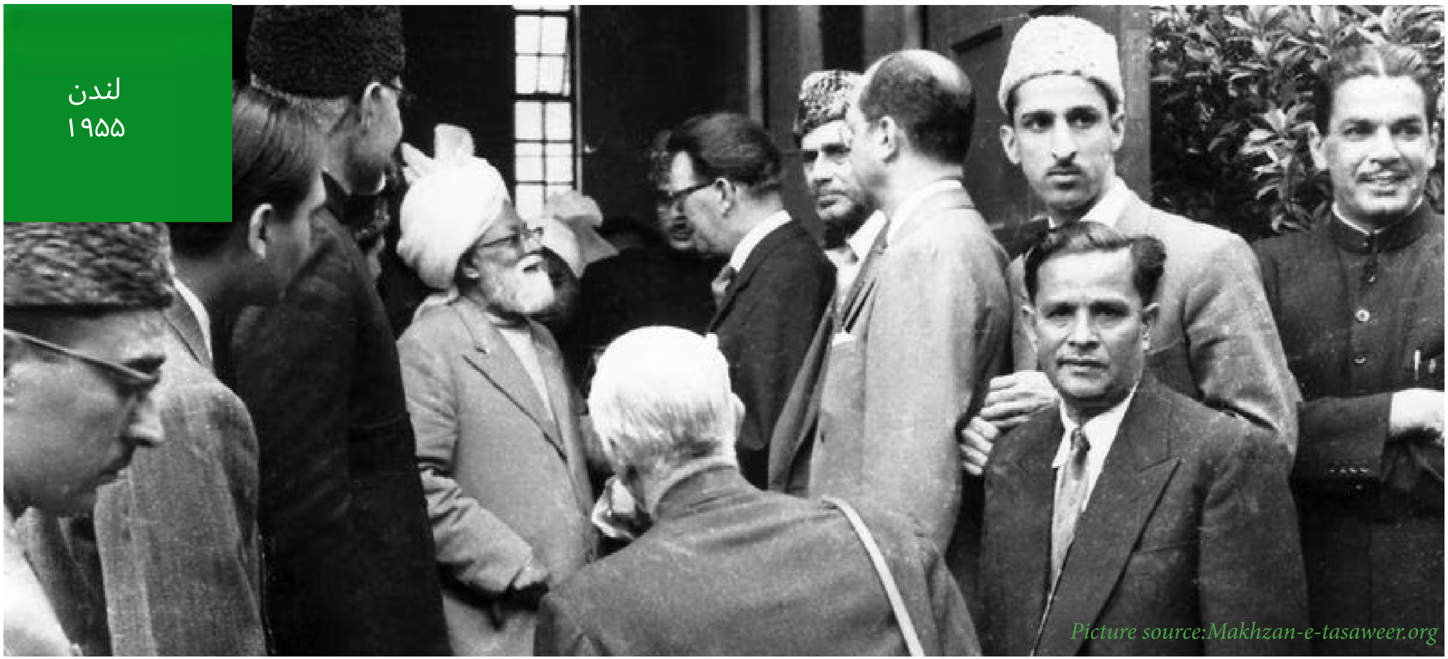

لندن
١٩٥٥

Picture source:Makhzan-e-tasaweer.org